روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 5۔اگست 2014ء 8شوال 1435 ہجری 5 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 176

جنگ میں امن

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو اور نہ کبھی دشمن سے بدعہدی کرو اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو اور نہ کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔

(مسلم کتاب الجهادو السیر باب تأ میر الامام الامراء حدیث نمبر.4522)

گوجرانوالہ کے احمدیوں نے قربانیوں کی نئی مثال قائم کی۔سانحہ گوجرانوالہ کی تفصیلات، مرحومین کا ذکر خیر اور زخمیوں کیلئے دعا کی تحریک

پیشگوئیوں میں یہ ذکر ہے کہ احمدیوں کو مالی اور جانی قربانیاں دینی پڑیں گی

تم خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا بیج ہو خدا تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔پس مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کی باتوں پر ایمان رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اگست 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البروج کی آیات 1 تا 12 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں دین حق کی احیاء نو تو بے شک ہو گی لیکن اس کے لئے جو مسیح موعود کو مانیں گے بڑی بھاری قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ان آیات میں مخالفین کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اس طرح کی مخالفتیں ہوں گی لیکن انجام کار مخالفین اپنا بدانجام دیکھیں گے۔بہرحال مومنوں کو لمبا عرصہ جور وستم اور بھیانک مظالم کا نشانہ بننا پڑے گا۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دین کی ترقی ہم سے کچھ مطالبہ کرتی ہے اور وہ موت کا مطالبہ ہے۔ان آیات میں یہی بتایا گیا ہے کہ بہت ایندھن والی آگیں تمہارے خلاف بھڑکائی جائیں گی۔یہ آگیں بھڑکانے والے اردگرد بیٹھیں تماشا دیکھتے رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا کہ بے شک آگ کی تکلیفوں سے گزرنا پڑے گا لیکن آخر کار مومنوں کو آگ میں جلانے والے خود ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔فرمایا کہ مخالفین کی مخالفتوں کی وجہ سے جماعت کو تسلی دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا،تم خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔پس مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی 125 سالہ تاریخ اور اس کی ترقی یہ بتاتی ہے کہ یہ انسان کا کام نہیں ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور خدا تعالیٰ کے کام میں دخل اندازی کر کے اسے روکنے کی کوشش کر کے یہ سوائے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے اور کچھ نہیں لے رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم احمدی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے، آخری نبی نہیں مانتے یا آپؐ کی توہین کرتے ہیں۔فرمایا کہ یہ الزام ہمارے دلوں کو سخت تکلیف پہنچانے والا ہے۔حالانکہ احمدی تو آنحضرت ﷺ کی عزت اور جلال کے اظہار کے لئے دنیا کے کونے کونے میں دن رات مصروف ہے۔جہاں کہیں آنحضرت ﷺ کی عزت پر حملہ ہو تو احمدی سب سے پہلے اس حملے کا جواب دینے کے لئے وہاں موجود ہوتا ہے۔پس ہم تو وہ ہیں جو اپنی موت قبول کر سکتے ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کی توہین کے معمولی سے لفظ کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔اور یہی حضرت مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گوجرانوالہ کے رہنے والوں نے 1974ء کے فسادوں میں بھی بہت قربانیاں کی تھیں اور اس کی ایک مثال قائم کی تھی اور آج بھی انہوں نے قربانیوں کی ایک نئی مثال قائم کر دی ہے۔فرمایا کہ اس سانحہ میں 7,6 ماہ کی بچی، 8 سال کی بچی، ایک عورت بعمر 55 سال اور ایک ماں کے پیٹ میں 7 ماہ کا بچہ جو ابھی اس دنیا میں نہیں آیا تھا راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ہم ان ظلموں کے خلاف مدد کے لئے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے، آج بھی اس کے آگے جھکتے ہیں۔فرمایا کہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں میں مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب مرحوم اور بچیاں حرا تبسم اور کائنات تبسم مکرم محمد بوٹا صاحب کی بیٹیاں ہیں اور مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مرحومہ کی پوتیاں ہیں۔حضور انور نے واقعہ کچی پمپ والی گوجرانوالہ کی تفصیلات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ اس علاقے میں 18 احمدی احباب کے گھر ہیں۔افسوس کہ مقامی پولیس کو بروقت اطلاع کر دی گئی تھی مگر انہوں نے بھی احمدیوں کو بچانے کے لئے کچھ نہ کیا اور خاموش تماشائی بن کر تماشا دیکھتی رہی۔مورخہ 27 جولائی 2014ء کو عیدالفطر سے دو روز قبل ساڑھے 9 بجے رات تقریباً 4 یا 5 سو افراد نے احباب جماعت احمدیہ حلقہ کچی پمپ والی کے گھروں پر حملہ کر دیا۔حملہ آوروں نے کسی قابل اعتراض تصویر کو ایک احمدی خادم مکرم عاقب سلیم صاحب ولد مکرم محمد سلیم صاحب کی طرف منسوب کیا اور اسی کو بنیاد بناتے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کر کے فساد پھیلایا جبکہ کوئی ایسا واقعہ نہیں تھا۔مشتعل افراد نے احمدیوں کے گھروں اور دکانوں کا سامان لوٹا اور گھروں اور دکانوں کو آگ لگا دی۔راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے افراد ایک کمرے میں محبوس دم گھٹنے سے جان کی بازی ہار گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سانحہ میں شہید ہونے والی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم میاں شہاب الدین صاحب آف لودھی ننگل کے ذریعہ ہوا جن کو خلافت ثانیہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔یہ لوگ سیالکوٹ چلے گئے تھے مرحومہ کی شادی گوجرانوالہ میں مکرم منیر احمد صاحب سے ہوئی اور 1976ء میں مرحومہ بیاہ کر یہاں آ گئیں،ان کے خاوند منیر احمد صاحب 6 ماہ قبل وفات پا گئے تھے۔

(باقی صفحہ 7 پر)

دعوت الی اللہ کیلئے زندگی وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے گروہ کا ذکر فرمایا ہے جو دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں تا کہ نیکیوں کو قائم کریں ، برائیوں سے روکیں اور (دعوت الی اللہ) میں اپنی زندگی گزاریں۔

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 538)

اس بابرکت نظام کا حصہ بننے کے لئے اپنے بچوں کو وقف کریں اور جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے بھجوائیں۔

تحریری امتحان

داخلہ جامعہ احمدیہ 2014ء

امیدواران برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 17/اگست 2014ء بروز اتوار ہوگا۔

1۔**ربوہ کے تمام امیدواران** مورخہ 11/12/اگست 2014ء کو وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ برائے امتحان حاصل کرلیں۔

2۔ **بیرون از ربوہ امیدواران** مورخہ 17/اگست 2014ء بروز اتوار صبح 8 بجے اپنی رول نمبر سلپ برائے امتحان وکالت تعلیم تحریک جدید سے حاصل کریں۔

3۔تمام امیدواران میٹرک/ ایف اے کے رزلٹ کی اطلاع جلد از جلد وکالت تعلیم کو دیں اور امتحان کے وقت سند/ رزلٹ کارڈ/ سکول، کالج سرٹیفکیٹ اصل اور فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

فون نمبر:047-6211082
فیکس:047-6212296

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: وکالت مال اول تحریک جدید

تحریک جدید اور خدا کیلئے اپنے نفس کی قربانی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

تو (ان سے) کہہ دے میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(سورۃ الانعام آیت 163)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’صوفی کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو خدا تعالیٰ سے ملنا چاہے ضروری ہے کہ وہ باب الموت سے گزرے۔ مثنوی میں اس مقام کے بیان کرنے میں ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص کے پاس طوطا تھا۔ جب وہ شخص سفر کو چلا تو اس نے طوطے سے پوچھا کہ تو بھی کچھ کہہ۔ طوطے نے کہا اگر تو فلاں مقام پر گزرے تو ایک بڑا درخت ملے گا اس پر بہت سے طوطے ہوں گے ان کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ کھلی ہوا میں آزادانہ زندگی بسر کرتے ہو اور ایک میں بے نصیب ہوں کہ قید میں ہوں۔ جب وہ شخص اس درخت کے پاس پہنچا تو اس نے طوطوں کو وہ پیغام پہنچایا۔ ان میں سے ایک طوطا درخت سے گرا اور پھڑک پھڑک کر جان دے دی۔ اس کو یہ واقعہ دیکھ کر کمال افسوس ہوا کہ اس کے ذریعہ سے ایک جان ہلاک ہوئی۔ مگر سوائے صبر کے کیا چارہ تھا۔ جب سفر سے وہ واپس آیا تو اس نے طوطا کو سارا واقعہ سنایا اور اظہار غم کیا۔ یہ سنتے ہی وہ طوطا بھی جو پنجرہ میں تھا پھڑکا اور پھڑک پھڑک کر جان دے دی یہ واقعہ دیکھ کر اس شخص کو اور بھی افسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ سے دو خون ہوئے آخر اس نے طوطا کو پنجرے سے نکال کر باہر پھینک دیا تو وہ طوطا جو پنجرہ سے مردہ سمجھ کر پھینک دیا تھا اڑ کر دیوار پر جا بیٹھا اور کہنے لگا دراصل نہ وہ طوطا مرا تھا اور نہ میں۔ میں نے تو اس سے راہ پوچھی تھی کہ اس قید سے آزادی کیسے حاصل ہو۔ سو اس نے مجھے بتایا کہ آزادی تو مر کر حاصل ہوتی ہے۔ پس میں نے بھی موت اختیار کی تو آزاد ہو گیا‘‘۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 96)

اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی اور آزادی کے جو خواہش مند ہیں انہیں خدا کی راہ میں جانفشانی سے اپنے آپ کو غرق کرنا پڑتا ہے تو پھر اصلی زندگی اور گناہوں سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔ گویا انسان کا ہر عمل اور ہر خیال محض خدا کی رضا کیلئے ہوتا ہے گویا نفس مطمئنہ حاصل کر کے خالصتاً خدا کا ہو جاتا ہے اور پھر خدا کا سلوک یہ ہوتا ہے۔

’’جے تُو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو‘‘

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

’’ایسا شخص جو (دین حق) سے تعلق رکھنے والی کسی قربانی سے پیچھے رہتا ہے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ جنت میں وہی شخص داخل ہوگا۔ جس نے ہر دروازہ سے خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کی ہو گی اور ہر قربانی کے لئے اس نے اپنے آپ کو تیار رکھا ہوگا‘‘۔

(الفضل 2 جولائی 1936ء)

پس (دین حق) کی زندگی اور مومنوں کو اپنے اوپر موت کی حالت وارد کر کے گناہوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعے ایک ایسی سکیم کو بھی ذریعہ بنا دیا جس کا نام تحریک جدید ہے۔

پس تحریک جدید کی یہی غرض ہے اور اس کے تمام مطالبات جن میں مالی قربانی کے ساتھ ساتھ سادہ زندگی اور اور وقف بھی شامل ہیں ہم میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں اور احیائے (دین حق) کا موجب ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ’’تحریک جدید دراصل (دین حق) کے احیاء کا نام ہے‘‘۔

(مطالبات تحریک جدید ص 2)

مزید فرمایا:۔

’’تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک دن رات ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو اور ایسی عادت نہ ڈال لو، کہ جس کام کو اختیار کرو اس طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں ’’تخت یا تختہ‘‘ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی‘‘۔

(مطالبات تحریک جدید ص 155)

حضرت مصلح موعود نے خدا کی خاطر مرنے کا فلسفہ ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

’’یاد رکھو خدا تعالیٰ کے لئے مرنے والے کو کوئی مار نہیں سکتا اس بات کو پلے باندھ لو اور جب تم یہ ارادہ کر لو گے کہ خدا تعالیٰ کے لئے مرنا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت تم کو مار نہ سکے گی۔ ہاں تم پر وہ موت آئے گی جو نبیوں کو سچے دل سے ماننے والوں پر آتی ہے مگر ناکامی کی موت نہیں آسکتی کیونکہ تم جس پر گرو گے وہ چکنا چور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا‘‘۔

(رپورٹ مجلس شوریٰ 1935ء)

پس مطالبات تحریک جدید دراصل فی زمانہ بتاتے ہیں کہ مثلاً اگر سادگی اختیار کرنی ہے تو تحریک جدید کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تو اپنی خواہشات اور ضروریات کو رضا الٰہی کے لئے قربان کر کے ان پر موت وارد کرنی ہو گی۔ کیونکہ تحریک جدید کی اہمیت اور عظمت جو کہ بڑی بڑی قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے اس کے لئے دنیاوی خواہشات کو قربان کر کے خدا کے دین کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا سب کچھ پیش کرنے کی توفیق پانی ہو گی۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھنے کی اور اس کے مطالبات پر عمل کرتے ہوئے دنیا والوں کیلئے ایک زندہ (دین حق) پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆............☆............☆

محترم عبدالوہاب صاحب آدم کی وفات پر

ایک مخلص خادم دین متیں رخصت ہوا
وہ شرافت اور محبت کا امیں رخصت ہوا

عاشق مہدی خلافت کا وفادار و غلام
اک بہادر اک مجاہد اک حسیں رخصت ہوا

وہ وفاداری میں استقلال کی اعلیٰ مثال
آسماں کردار تھا زیر زمیں رخصت ہوا

آج غانا کی زمین رنجیدہ خاطر کیوں نہ ہو
اس کا اک روشن نظر ، روشن جبیں رخصت ہوا

وہ جو عالی ظرف، عالی فکر تھا ، عالی نسب
کم ترین کہتا تھا جو اپنے تئیں رخصت ہوا

گوش بر آواز رہتا تھا خلافت کی طرف
وہ فدائی وہ طبیعت کا متیں رخصت ہوا

خوش سلیقہ، خوش نصیب و خوش بیان و خوش طبع
اپنے آقا و مطاع کا خوشہ چیں رخصت ہوا

غانا، افریقہ میں قدسیؔ خوبیٔ کردار کا
سارا رقبہ جس کے تھا زیر نگیں رخصت ہوا

عبدالکریم قدسیؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جلسے کئی آدم پیدا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ لوگوں کی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرکے نئی زمینیں اور نئے آسمان بنا رہا ہے

غیرت دکھانی ہے تو دین کی غیرت ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کوئی چلانے کی کوشش کرے تو وہاں غیرت دکھانی چاہئے

آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے مواقع عطا فرمائے ہوئے ہیں

پاکستان کے احمدیوں کو اگر جلد ان مشکلات سے نکلنا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہ ہے کہ جلسے کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ان جلسوں کا مقصد بھی عملی اصلاح ہے

دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو

اگر کوئی بدبخت ایمان ضائع کرنے والا ہوتا ہے تو سینکڑوں خوش قسمت ایمان لانے والے بھی ہوتے ہیں

مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو آج بھی اللہ تعالیٰ کے وَسِّعْ مَکَانَکَ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو مہمانوں کے لئے وسیع کرنا ہوگا

سیکیورٹی کے مسائل اب ہر جگہ ہیں اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

مہمان نوازی کے پیش نظر حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" اور اس کے لطیف معانی کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 جون 2014ء بمطابق 13۔احسان 1393 ہجری شمسی بمقام فرینکفرٹ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جرمنی کا جلسہ سالانہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی حاضری میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے بھی اس کی بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ تمام احمدیوں کو اس جلسہ میں شامل ہونا چاہئے۔ پس جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے جلسے کی حاضری بھی بڑھنی چاہئے اور اس کی خاطر تکلیف اٹھا کر بھی لوگوں کو آنا چاہئے۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے موقع عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں جلسے پر پابندی ہے تو وہاں کے احمدی بے چین ہو جاتے ہیں کہ کاش یہ پابندیاں ختم ہوں تو ہم بھی جلسے منعقد کریں اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو جلسے کے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔ ہم بھی ان دعاؤں کے حاصل کرنے والے بنیں جو حضرت مسیح موعود نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں۔ یہاں بعض مہمان عورتیں بھی اور مرد بھی پاکستان سے آئے ہوئے ہیں جو مجھے ملے ہیں، روتے ہوئے بعض کی ہچکی بندھ جاتی ہے کہ ہم ان نعمتوں سے محروم ہیں۔ یہ دعا کریں کہ ہمیں بھی یہ نعمتیں ملیں۔

بہرحال جیسا کہ ہمیشہ کہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کو اگر جلد ان مشکلات سے نکلنا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جلد فضل کے سامان پیدا فرمائے۔ ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کی مخالفتوں سے ہمیں نجات دے۔ یہ سب کچھ دعاؤں سے ہونا ہے۔ یہ چیز حاصل کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی ہتھیار نہیں۔ بہرحال میں آپ لوگوں سے جو یہاں رہنے والے ہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے یہ سامان پیدا فرمائے کہ جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ہر طرح کے اجتماعات کرتے ہیں۔ ہر سطح پر اجلاسات منعقد کرتے ہیں۔ پس اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں اور شکر گزاری یہ ہے کہ جلسے کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ جلسہ کے دنوں میں بھی اور پھر بعد میں بھی جو نیک باتیں یہاں دیکھیں اور سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

حضرت مسیح موعود نے جلسے کا مقصد صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرنا اور فقط دین کو چاہنا بتایا ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

یعنی ہر شخص جو جلسہ میں شامل ہوتا ہے اس نیت سے شامل ہونے کے لئے آئے کہ تھوڑی بہت مشکلات، تکلیفیں اگر برداشت بھی کرنی پڑیں تو کر لیں گے اور کوئی بے صبری کا کلمہ منہ سے نہیں نکالیں گے کہ ہم سے یہ سلوک ہوا اور وہ سلوک ہوا۔ اول تو عموماً یہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن میں کمی ہے انہیں مَیں دوبارہ یاد دہانی کروا دیتا ہوں کہ صبر سے اور برداشت سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے فرائض ادا کریں اور ساتھ ہی شاملین جلسہ سے بھی میں کہوں گا کہ یہاں جلسہ پر آنا صرف اس مقصد کے لئے ہونا چاہئے کہ اس نے یا آپ نے دین سیکھنا ہے اور اس ماحول میں اپنی روحانی ترقی کے سامان کرنے ہیں۔ اور پھر اس روحانی ترقی میں اپنی نسلوں کو بھی شامل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے اس درد کو ہمیشہ محسوس کرتے رہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں بار بار کہتا ہوں کہ آنکھوں کو پاک کرو اور ان کو روحانیت کے طور سے ایسا ہی روشن کرو جیسا کہ وہ ظاہری طور پر روشن ہیں۔'' فرمایا: ''انسان اس وقت سوجاکھا کہلا سکتا ہے جب کہ باطنی رؤیت یعنی نیک و بد کی شناخت کا اس کو حصہ ملے اور پھر نیکی کی طرف جھک جائے۔'' فرمایا: ''نجات انہیں کو ہے کہ جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری اور صاف دل تھے۔'' فرمایا کہ ''جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک

نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے ایسا ہی جسمانی رکوع وسجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع وسجود وقیام نہ ہو۔'' فرمایا کہ ''دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔''

پھر آپ نے یہ بھی دعا دی کہ ''خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔''

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 397-398)

پس ہماری عملی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود کی یہ دعائیں ہیں۔ یہ دلی جذبات ہیں۔ یہ درد ہے۔ اور ان جلسوں کا مقصد بھی یہی عملی اصلاح ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ ان تین دنوں میں اپنی عملی اصلاح کے جائزے بھی لیتے رہیں اور اس طرف توجہ بھی دیں۔ ہمارے یہ معیار اس وقت قائم ہوں گے جب ہم ایک فکر کے ساتھ اس کی کوشش کریں گے۔ آپ کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ درد انگیز اور ہمیں ہلا دینے والا ہے۔

فرمایا اپنی روحانی آنکھوں کو اس طرح روشن کرو جس طرح تمہاری یہ مادی آنکھیں روشن ہیں۔ ہماری آنکھوں کو ذرا سی تکلیف پہنچے تو ہمیں بے چین کر دیتی ہے۔ فوراً ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ آنکھوں کی ذرا سی دھندلاہٹ ہمیں پریشان کرتی ہے۔ اس کے لئے ہم کتنا تردد کرتے ہیں۔ ہر ایسی چیز سے اپنی آنکھوں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری نظر پر اثر ڈالنے والی ہو۔ برا اثر ڈالنے والی ہو۔ کیا یہی کوشش ہم اپنی روحانی آنکھ کی روشنی اور اس کو صحت مند رکھنے کے لئے کرتے ہیں؟ ان تین دنوں میں اگر ہم توجہ بھی دے رہے ہوں تو اس کے بعد باہر جا کر ہم پھر ایسے کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں جو ہماری روحانیت پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ پس روحانی آنکھ کی روشنی چند دنوں کی بات نہیں بلکہ یہ تین دن تو اس روشنی کے قائم رکھنے کے لئے علاج کے طور پر ہیں۔ اگر اس علاج کے بعد پھر بے احتیاطی ہوگی تو روحانی آنکھ کی روشنی متاثر ہوگی۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ حقیقی سوجاکھا وہی ہے جو نیک و بد میں پہچان کرنے والا ہو اور پھر جب پہچان ہو جاوے تو نیکی کی طرف جھک جاوے۔ پھر وہ نیکیاں سرزد ہوں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان نیکیوں میں جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت ہے وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق بھی ہے۔

اب ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک حق جس کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے جماعت میں پریشانی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی عدم ادائیگی نے نہ صرف گھروں میں بے سکونی پیدا کی ہوئی ہے بلکہ کئی لڑکیاں جو پاکستان سے یا کئی دوسری جگہوں سے شادی ہو کر یہاں آتی ہیں ان کو اپنے گھروں سے دوری نے بھی انتہائی تکلیف میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ پھر پاکستان میں جو اُن کے ماں باپ ہیں ان کی پریشانی کی وجہ سے ان کی نیندیں الگ اڑ رہی ہیں۔ گو بعض لڑکوں سے بھی یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور لڑکی یا لڑکی کے ماں باپ یہ زیادتیاں کر رہے ہیں۔ ماں باپ کا کردار ان زیادتیوں میں زیادہ ہے۔ لیکن مرد پھر بھی مرد ہونے کی وجہ سے اپنے نقصان کو پورا کرنے کی کوشش کر لیتا ہے۔ گو تکلیف سے ہی سہی لیکن اس کا یہ وقت گزر ہی جاتا ہے لیکن عورت کو تو معاشرے کی نظریں بھی تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا پیچھے بیٹھے ہوئے اس کے والدین الگ پریشان ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو جو جان بوجھ کر بلاوجہ صرف اپنی ذاتی اَناؤں کی وجہ سے ایسی حرکتیں کر رہے ہوں چاہے کوئی بھی فریق ہو انہیں خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ پھر بعض دفعہ عہدیدار بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور غلط طرف داریاں کر کے اس ظلم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس خدا کا خوف رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نجات انہی کو ہے جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری اور صاف دل ہیں۔

پس ان درد بھرے الفاظ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا ہمارے دل دنیا کے جذبات سے بیزار ہیں یا دنیاوی جذبات ہمیں اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہر قسم کی برائیوں سے بچے ہوئے ہیں؟ کوئی ہمارے حقیقی عمل کو جانتا ہے یا نہیں جانتا۔ ہم کیا کرتے ہیں یہ کسی کو پتا ہے یا نہیں پتا لیکن کیا خدا کو حاضر ناظر جان کر ہم اپنے آپ کو ہر قسم کی گندگیوں اور دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچا کر خدا تعالیٰ کی نظر میں بری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے دل خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے میں صاف ہیں؟ یا کم از کم ہم انہیں حتی المقدور صاف رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور اس کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگ رہے ہیں؟ اگر نہیں تو ہماری حالت قابل فکر ہے۔ کیا ہمارے سجدے فروتنی اور عاجزی کے سجدے ہیں؟ فروتنی کا سجدہ وہ ہے جو اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتا ہے۔ ظاہری سجدوں کا حال تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الماعون:5) کہ ظاہری سجدے کرنے والے نمازیوں پر ہلاکت ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن کر ہلاکت میں پڑے لیکن خدا تعالیٰ بے نیاز ہے۔ ہمیشہ اس کے خوف کی ضرورت ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ وہ قیام اور رکوع و سجود ہمیں کرنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں جن کے نمونے قائم کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے۔ آپ نے وضاحت بھی فرما دی کہ قیام رکوع و سجود ہیں کیا؟ کس طرح کئے جا سکتے ہیں؟ فرمایا دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو۔ دل کا قیام اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے حکموں پر قائم ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کون سے ہیں وہ حکم ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور قائم ہونا یہ ہے کہ ان کو اس مضبوطی سے پکڑے رکھنا کہ کبھی نہ گریں۔ نہ آپ گریں نہ آپ سے وہ دور ہو جائیں۔ کبھی ان کا سہارا نہ چھوٹے۔ کبھی انہیں تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں۔ دل کا رکوع یہ ہے کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکے۔ کوئی دنیاوی وسیلے کوئی دنیاوی ذریعے یا خیال دل میں پیدا نہ کریں کہ ان سے ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ پھر دل کا سجدہ کیا ہے؟ فرمایا دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے رضا کی حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو۔ اپنے جذبات کو قربان کر دو۔ اپنے عزیزوں کی قربانی دو۔ تعلقات کی قربانی دو۔ اپنی اَناؤں کو قربان کر دو۔ اپنی غیرتوں کی، جھوٹی غیرتوں اور جھوٹی اَناؤں کی قربانی دو۔ یعنی وہ باتیں جو تم غیرت سمجھتے ہو لیکن یہ غیرت خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہے اس کو قربان کرنا ہوگا۔ غیرت دکھانی ہے تو دین کی غیرت ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کوئی چلانے کی کوشش کرے تو وہاں غیرت دکھانی چاہئے۔ گویا کہ ہمارے ہر عمل ایسے ہو جائیں یا نہیں ایسا کرنے کی کوشش میں ہم لگ جائیں جو ہمارے دلوں کو پاک کرنے والی ہو۔

آپ فرماتے ہیں: مَیں تو اپنی جماعت سے یہ چاہتا ہوں اور امید بھی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے افراد جماعت کی یہ حالت کر دے گا۔ آپ نے فرمایا جو اس حالت کے حصول کے لئے کوشش نہیں کرتے ان کا پھر میرے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی کبھی ان لوگوں میں شامل ہو جو حضرت مسیح موعود سے اپنا تعلق توڑنے والے ہوں بلکہ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں ہو کہ ہم حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق کو کس طرح مضبوط تر کر سکتے ہیں۔

پس جلسہ پر آنے والے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ان دنوں میں اپنے جائزے لیں، دیکھیں کہ کس حد تک ہم وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں یہ ماحول اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کے عملی اظہار ہو سکتے ہیں اور پھر ان عملی اظہاروں کو زندگی کا مستقل حصہ بنانے کی کوشش ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس مہینہ کے آخر میں رمضان کا مہینہ بھی شروع ہو رہا ہے جو عملی تربیت کا مہینہ ہے۔ اگر ان دنوں کی برکتوں کو رمضان المبارک کی عظیم برکتوں سے جوڑنے کی کوشش کریں تو ایک روحانی انقلاب ہم میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس نیت سے جلسے پر نہیں آئے یا یہ دن کوئی تبدیلی پیدا کرنے والے نہ بن سکے یا ان کے لئے کوشش نہ کی تو اس جلسے پر آنا نہ آنا ایک جیسا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ نقصان کا باعث بھی

بن جاتا ہے۔ایک مجمع ٹھوکر کا باعث بھی بن جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود کے زمانے کا ایک شخص کا ایک واقعہ بیان کرتے تھے کہ جس کی بدبختی کی وجہ سے اس کو حضرت مسیح موعود کی صحبت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ الٹا ایمان ضائع کر کے چلا گیا۔اس لئے کہ اس کی اَنا اور اس کی جھوٹی نیکی کا اظہار اس کے آڑے آ گیا۔واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت مسیح موعود (بیت) میں تشریف لاتے تھے تو لوگ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے تھے کہ آپ کے قریب تر ہو جائیں اور آپ کی باتیں سنیں اور ان سے فیض اٹھائیں۔اپنی روحانیت کی تسکین کریں۔اس کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ایسی ہی ایک مجلس میں ایک شخص آیا اور آ کے (بیت) میں ایک طرف یا تقریباً بیچ میں ہی سنّتیں پڑھنی شروع کر دیں اور اتنی لمبی سنّتیں پڑھنی شروع کر دیں کہ اس کے اردگرد جو لوگ حضرت مسیح موعود کے قریب ہونا چاہتے تھے، ان میں بےچینی شروع ہوگئی۔ آخر بعض دوسرے جو دوسری طرف سے آ رہے تھے قریب آنے شروع ہوئے تو انہوں نے بھی جرأت کی اور آگے بڑھنے شروع ہو گئے۔تو بعض لوگ جب تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے تو کسی کی کہنی اس سنتیں پڑھنے والے شخص کو لگ گئی۔اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ اچھا نبی اور مسیح موعود ہے کہ اس کی مجلس کے لوگ نماز پڑھنے والوں کو ٹھوکریں مارتے ہیں۔سخت ناراض ہوا اور مرتد ہو کے چلا گیا۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 11 صفحہ 544 تا 546)۔یہ اس کی بدبختی تھی۔وہی مجلس جو لوگوں کے ایمانوں میں اضافہ کر رہی تھی، ایمان میں ترقی کا باعث ہو رہی تھی اس کے لئے ٹھوکر کا باعث بن گئی۔پس اس کا یہ عمل ظاہر کر گیا کہ اس کے رکوع وسجود دکھاوے کے لئے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مجلس جس میں تازہ مائدہ اتر رہا ہو اور روحانی خزائن تقسیم ہو رہے ہوں اس کو چھوڑ کر وہاں اپنی نمازوں کے اظہار میں لگ گیا اور اس عمل نے اس کا ایمان بھی ضائع کر دیا۔پس گو حضرت مسیح موعود کی مجالس تو اب نہیں ہیں لیکن آپ کی تعلیم کی روشنی میں یہی باتیں ہوتی ہیں۔قرآن کریم کی تفسیریں بیان ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں تربیت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔معین پروگرام ہوتے ہیں۔نمازیں بھی ہیں اور تہجد بھی ہے۔سارے پروگرام اپنے وقت پر ادا کئے جاتے ہیں۔ہر پروگرام میں اس کے وقت پر ہر ایک کو شامل ہونا چاہئے اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔اگر نمازیں کسی وجہ سے رہ بھی گئی ہیں تو ایک کونے میں جا کر ادا کرنے کی کوشش کریں۔تا کہ نہ آپ کی وقت پر ادا نہ کی گئی نمازیں متاثر ہوں اور نہ لوگوں کو بیٹھنے میں دقت ہو کہ وہ آرام سے جلسے کی کارروائی بھی سن سکیں۔

یاد رکھیں عمل صالح وہ عمل ہے جو موقع اور محل کے حساب سے ہے۔ورنہ غلط موقع پر کیا گیا عمل غلط نتائج کی وجہ سے ایمان میں ٹھوکر کا باعث بھی بن سکتا ہے۔اگر وہ نماز پڑھنے والا شخص حضرت مسیح موعود کے مقام کو سمجھ کر اپنی نماز کو مختصر کر کے آپ کی مجلس میں بیٹھتا تو یہ عمل اس کا زیادہ صالح عمل ہوتا اور وہ ایمان ضائع کرنے سے بچ جاتا۔اس بات سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ صبر اور برداشت ایمان ضائع ہونے سے بھی بچاتی ہے۔ان دنوں میں آ کر آپ کو جائز تکلیف بھی کسی سے پہنچے۔صرف کہنی لگنے کا سوال نہیں، بڑی تکلیف بھی ہو تو تب بھی صبر اور برداشت سے کام لیں اور اس نیک مقصد کے حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں جس کے لئے آپ یہاں آئے ہیں۔جلسوں پر بعض دفعہ اس بےصبری کی وجہ سے بعض لوگ ایک دوسرے سے سختی بھی کرتے ہیں اور لڑائی تک نوبت آ جاتی ہے اور نتیجۃً لڑنے والوں کے خلاف پھر جب پتا لگتا ہے تو تعزیری کارروائی بھی ہوتی ہے جو بعض دفعہ ان کو مزید ٹھوکر لگاتی ہے کیونکہ پھر اَنا غالب آ جاتی ہے۔ایمان بھی ضائع ہوتا ہے۔تو جیسا کہ میں نے کہا یہ جلسہ فیض کے بجائے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والا ہو جاتا ہے۔نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ایمان کے ضائع ہونے کا باعث بنتا ہے، لیکن اگر صبر، برداشت اور جلسے میں شمولیت کا حقیقی مقصد پیش نظر ہو تو نہ صرف اپنے ایمان میں ترقی ہوتی ہے بلکہ بہتوں کے ایمان میں ترقی اور ہدایت کا موجب بھی انسان بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیائے احمدیت میں اب ہر جگہ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔بیسیوں ممالک میں جلسے منعقد ہوتے ہیں جو جماعتیں بڑھی ہیں۔حضرت مسیح موعود کے ماننے والے جو مختلف قوموں اور نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی وجہ سے جو دنیا میں جو ہدایت پھیل رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں بھی جھکانے والا بناتی ہے۔اگر کوئی بدبخت ایمان ضائع کرنے والا ہوتا ہے تو سینکڑوں خوش قسمت ایمان لانے والے بھی ہوتے ہیں۔اس کی مثالیں حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی تھیں اور آج بھی ہیں۔اس وقت میں ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ وہ لوگ ہدایت کا باعث بنے جو ہزاروں میل دور بیٹھے ہیں لیکن ایمان میں ترقی کر رہے ہیں۔ان میں سے اکثریت نے شاید خلیفہ وقت کو بھی نہ دیکھا ہو اور جنہوں نے دیکھا ہے انہیں بھی پچیس تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔لیکن ہدایت کا باعث یہ لوگ کس طرح بن رہے ہیں، ایمان میں کس طرح بڑھ رہے ہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

سیرالیون کا ایک واقعہ ہے۔وہاں کے کوٹ لوکو ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ کافح (Kaffeh) چیفڈم کے چیف امام اور ڈپٹی چیف امام شیخ آدم جماعت کے بہت مخالف تھے۔ہمارے لوکل معلم شیخ ابراہیم تورے صاحب ان سے جماعتی مسائل پر بات چیت کرتے رہتے تھے۔جلسہ سیرالیون قریب آیا تو معلم سے کہا کہ چیف امام اور ڈپٹی چیف امام کو جلسے پر بطور مہمان آنے کی دعوت دیں۔چیف امام نے تو انکار کر دیا لیکن ڈپٹی چیف شیخ آدم جو تھے انہوں نے دعوت قبول کر لی اور پھر یہ جلسے پر تشریف لائے۔وہاں بو (Bo) میں جلسہ ہوتا ہے۔یہ جو ڈپٹی چیف امام شیخ آدم تھے، کہتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کس بات کے لئے اتنا خرچ کر کے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں لیکن جلسے کے پہلے دن جب لوگ نماز تہجد کے لئے اکٹھے ہوئے جو ایک بہت بڑا مجمع تھا اور جب نماز تہجد میں قرآن کریم سنا اور لوگوں کو خدا کے حضور دعائیں کرتے ہوئے روتے دیکھا تو میرا دل پگھل گیا کہ یہ نشانیاں اور لوگوں کا عبادت میں اس طرح مشغول ہونا بتاتا ہے کہ یہ سچے لوگ ہیں اور یہ سچے لوگوں کی جماعت ہے۔دنیاوی اور جھوٹے لوگوں کی جماعت کے لوگ اس طرح کے نہیں ہوتے۔

پھر (مربی) صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے پہلے سیشن کے بعد ان سے پوچھا کہ آپ کو یہ جلسہ کیسا لگا، کیا محسوس ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ مَیں احباب جماعت اور جماعتی روایات سے بہت متاثر ہوا ہوں اور احمدی ہو گیا ہوں اور میرے تمام شبہات دور ہو گئے ہیں۔واپس جا کر اپنے علاقے میں بھی (دعوت الی اللہ) کرنے لگے کہ حقیقی (دین) یہی ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کر رہی ہے اور پھیلا رہی ہے۔ان کے امام ان سے ناراض ہو گئے اور ان کو نکال بھی دیا۔انہوں نے کہا کہ حق مجھے مل گیا ہے۔اب میں جماعت کے لئے سب کچھ چھوڑ دوں گا اور سچائی کا ساتھ دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں ان کے ذریعہ سے بہت سے لوگ احمدی بھی ہوئے ہیں۔

تو ایک جلسے نے ایک شخص کو احمدی بنایا جس کی وجہ سے پھر سینکڑوں لوگوں کو احمدی ہونے اور زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔اب شیخ آدم صاحب جو ہیں کیونکہ وہ جلسے کی وجہ سے احمدی ہوئے تھے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ بھی یہ لگا لیا۔شیخ آدم جلسہ سالانہ۔پس جلسے کئی آدم پیدا کرتے ہیں۔خدا تعالیٰ ان کی حالتوں میں تبدیلی پیدا کر کے نئی زمینیں اور نئے آسمان بنا رہا ہے۔پس ہمیں بھی فکر کرنی چاہئے کہ ہم لوگ جن میں سے اکثریت پیدائشی احمدیوں کی ہے اپنی حالتوں کو درست کریں۔یہاں بہت سے اسائیلم سیکر بھی اب آ گئے ہیں وہ صرف یہ نہ سمجھیں کہ دنیا کمانے کے لئے دنیاوی غرض سے آئے ہیں۔اگر جماعت کی مخالفت کی وجہ سے پاکستان سے آئے ہیں تو یہاں پھر جماعت کے سفیر بن کر اپنا کردار ادا کریں اور اپنے عملوں سے اس بات کا اظہار کریں جو جماعت کی حقیقی تعلیم ہے۔دنیا کمائیں بےشک لیکن دنیا میں پڑنے کے بجائے، دنیا میں ڈوب جانے کے بجائے اپنی روحانیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

بہرحال یہ جلسوں کی برکات ہیں جو دنیا میں ظاہر ہو رہی ہیں۔دنیائے احمدیت میں اب نیکیوں میں سبقت لے جانے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔پس آپ لوگ بھی کوشش کریں کہ اس دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ایک زمانہ تھا کہ جب شہروں کے مقابلے ہوتے تھے۔اب تو ملکوں کے مقابلے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے وہی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے درد کو سمجھتے ہوئے اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہاں میں کچھ باتیں کارکنان اور خاص طور پر ان کارکنان کو جن کے سپرد مہمان نوازی ہے کہنا چاہتا ہوں۔ یادرکھیں کہ حضرت مسیح موعود کو جب وَسِّعْ مَكَانَكَ کا الہام ہوا تو اس لئے کہ آپ کے مہمان جو پہلے ہی کافی تعداد میں آپ کے پاس آتے تھے، اور جن کی مہمان نوازی آپ ہر ایک کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے کرتے تھے اس میں مزید اضافہ ہوتا رہا۔ یہ الہام آپ کو شروع دعویٰ میں ابتدائی زمانے میں بھی ہوا اور کئی مرتبہ ہوا اور آخر تک مختلف شکلوں میں یہ ہوا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 41، 246، 395، 541، 624 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وَسِّعْ مَكَانَكَ کا پیغام جو ہے آپ کے ماننے والوں کے لئے بھی ہے اور یہ اس وقت آپ کے ساتھ کام کرنے والے جو آپ کے کارندے تھے ان کے لئے بھی تھا کہ یہ وسعت جو مکانیت میں ہوگی، مہمان نوازی میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اب یہاں بھی جرمنی میں جو وسعت ہو رہی ہے، نئے مشن بن رہے ہیں، یہاں (بیوت) بن رہی ہیں، اس وجہ سے مہمان نوازی میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تم لوگ جو کام کرنے والے ہو، تم جو مسیح موعود کو ماننے والے ہو، تم تھک نہ جانا۔ حضرت مسیح موعود تو پہلے ہی بہت کھلے دل کے تھے اور مہمانوں کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مہمانوں کے آنے سے نہ تھکنا ہے، نہ پریشان ہونا ہے (الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے) آپ کے لئے تو تھا ہی آپ کے ان کارندوں کے لئے بھی ہے جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی کی ہے، جو آپ کے زمانے میں بھی تھے اور آپ کے بعد آنے والے بھی ہیں۔ یہ ان کے لئے برکتیں حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔ پس ان خدمتوں کے کرنے والوں کو وَسِّعْ مَكَانَكَ کے اللہ تعالیٰ کے حکم کو آج بھی پورا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو بھی مہمانوں کے لئے وسیع کرنا ہوگا۔

لنگر خانہ تو آپ کے اہم کاموں میں سے ایک کام تھا اور آج بھی جو لوگ خاص طور پر جب خلیفہ وقت کی موجودگی ہو آتے ہیں تو اس لئے کہ خلیفہ وقت کے قریب ہوں، کچھ دن گزاریں۔ اس لئے ان دنوں میں مہمانوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ صرف جلسہ پر ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی۔ قرآن کریم نے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کی خبر دی ہے اور یہ بتایا کہ مہمان کے لئے یہ نہیں پوچھنا کہ مہمان نوازی کروں یا نہ کروں اور کسی بھی قسم کے خرچ سے ڈرنا نہیں ہے۔ مہمان نوازی کرنی چاہئے، اس کے آرام کا خیال رکھنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خاص طور پر مہمان نوازی کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ کا چہرہ اس وقت خوشی سے دمک جاتا تھا جب آپ کو پتا چلتا تھا کہ آج مدینہ میں رہنے والے آپ کے صحابہ نے باہر سے آنے والے مہمانوں کے آرام کا خیال رکھا ہے اور اپنے سے زیادہ ان کے آرام کا خیال رکھا ہے اور اپنی توفیق سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے اور ان کی مہمان نوازی کی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللّٰہ عزوجل ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصة ......
حدیث نمبر 3798)

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6صفحہ 502-503 مسند جریر بن عبداللّٰہ حدیث نمبر 19388
عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت مسیح موعود کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں کہ لنگر خانوں کے کارکنوں سے ناراض ہو کر چلے جانے والے مہمانوں کے پیچھے بڑے لمبے فاصلے تک آپ گئے اور انہیں واپس لے کر آئے۔ پھر ان کا سامان خود ٹانگے سے اتارنا شروع کیا تو کارکنوں نے آگے بڑھ کر سامان لے لیا۔

(ماخوذ از رفقائے احمد جلد 4 صفحہ 160-161 مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے)

یہ سب کچھ اس لئے کہ آپ مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار جہاں قائم کرتے تھے وہاں اپنے ماننے والوں کو سکھانا بھی چاہتے تھے۔ یہ باتیں صرف ہمارے پڑھنے سننے اور لطف اٹھانے کے لئے ہیں نہیں بلکہ عمل کرنے کے لئے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے قیام سے پہلے بھی وَسِّعْ مَكَانَكَ کی خبر دی تھی، لوگوں کے آنے کی خبر دی تھی۔ لیکن پھر دوبارہ بار بار اس کی تجدید فرمائی۔ آخر تک آپ کو الہام ہوتے رہے۔ 1907ء میں بھی ہوا۔ اس لئے کہ آپ کے بعد آپ کی جماعت اس کی اہمیت کو سمجھے۔

پس یہاں کی انتظامیہ کو بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان نوازی کی اہمیت کو سمجھیں۔ ایک مہمان نوازی تو یہ ہے جو یہاں جلسے کے دنوں میں ہو رہی ہے۔ تیس بتیس ہزار افراد کا کھانا پکانا ہے۔ ان کو کھانا کھلانا ہے اس لئے ایک وقت میں ایک سالن پکتا ہے، ساتھ روٹی ہوتی ہے۔ اس کا خیال تو رکھنا چاہئے کہ جہاں ہر فرد تک یہ کھانا پہنچے، ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق ملے اور عزت کے ساتھ اس کو یہ کھانا کھلایا جائے وہاں یہ بھی احتیاط ہو کہ ضیاع بھی نہ ہو۔ لیکن ضیاع سے بچنے کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اس گرمی میں ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوبارہ لوگوں کو کھلا دیں اور بیمار کر دیں۔

دوسری مہمان نوازی جیسا کہ مَیں نے کہا عام دنوں کی ہے اور اس عام دنوں کی مہمان نوازی کے لئے حضرت مسیح موعود مہمانوں کی ہر ضرورت اس کے مزاج کے مطابق مہیا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ پس متعلقہ انتظامیہ کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کسی کو کھانا کھلا کے مہمان نوازی کا کوئی حق نہیں ادا ہو گیا بلکہ مہمان کی خدمت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمارے بہت سے غیر مہمان ہمارے فنکشن میں شامل ہوتے ہیں۔ ان پر ہماری مہمان نوازی کا بھی دنیا میں مختلف جگہوں پر بہت اثر ہوتا ہے جس کا ذکر بھی وہ کرتے ہیں۔ جرمنی کی جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیوت) بنا رہی ہے اور (بیوت) کے فنکشنز میں مہمانوں کے لئے مہمان نوازی کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ دوسرے مہمان بھی آتے ہیں۔ اکثر جگہ پر چائے وغیرہ کی حد تک تو ٹھیک ہے کافی بہتر انتظام ہوتا ہے لیکن بیٹھنے کا انتظام میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہوتا۔ کہتے یہ ہیں کہ یہاں کے لوگوں کو بنچوں پر بیٹھنے کی عادت ہے اس لئے لکڑی کے بنچ رکھے جاتے ہیں اور اچھے اچھے معزز لوگ اس پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ عادت ہو بھی تو ہمارے مہمان نوازی کے معیار بہتر ہونے چاہئیں۔ اگر عادت ہے تو پھر آپ لوگوں کو یہاں بھی اس عادت کا مظاہرہ کرنا چاہئے کہ کرسیاں جہاں رکھی ہوئی ہیں اس کی جگہ بنچ رکھنے چاہئیں۔ اپنے لئے اور معیار ہیں مہمانوں کے لئے اور معیار ہیں۔ اب اس کا یہ مطلب بھی نہ لے لیں کہ آئندہ سال کے لئے کرسیاں اٹھا کر بنچ رکھنے شروع کر دیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ وہاں معیار بہتر کریں۔ یہاں کرسیاں ہی رہنے دیں۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ فوراً اپنے بجٹ میں کمی کی کوشش کریں گے۔ بہرحال شریفانہ طور پر مہمانوں کو بٹھانے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ہمارے مہمان نوازی کے جو اعلیٰ معیار کے طریق ہیں وہ نظر آنے چاہئیں جس کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ یہ چائے وغیرہ کا میں نے ذکر کیا، ہلکی پھلکی ریفرشمنٹ دی جاتی ہے، وہاں کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن اس میں بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یہاں کے لوگوں کو کیا پسند ہے۔ لیکن اگر کھانے کی دعوت ہو اور غیر مہمان بلائے ہوں تو پھر ان کے مزاج کے مطابق کھانا بھی ہونا چاہئے، ہلکی مرچ کا کھانا بھی ہونا چاہئے اور ایسا ہو جو یہ پسند کرتے ہیں۔ حلال اور طیب کھانے بھی ان کے مزاج کے مطابق بنائے جا سکتے ہیں۔ چند دن پہلے میونخ میں (بیت) کا افتتاح تھا۔ وہاں ممبر آف پارلیمنٹ بھی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ڈسٹرکٹ گورنر اور میئر اور مختلف لوگ تھے۔ ان کے لئے تو تھوڑا سا کھانا جو چند ایک کے لئے تھا نسبتاً بہتر تھا لیکن عمومی طور پر اڑھائی تین سو کے قریب جرمن لوگ آئے ہوئے تھے اور اچھی تعداد تھی اور معززین تھے۔ ان کے لئے کھانا جو مجھے نظر آ رہا تھا وہ بالکل ایسا تھا جیسے ٹالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے شاید کھانا کھایا بھی نہیں۔ ایک فنکشن ہوتا ہے جس میں معززین بلائے جاتے ہیں۔ لوگ اس لئے بھی آتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی موجودگی ہے۔ ان کی مہمان نوازی کا تو حق ادا کیا کریں۔ اگر مقامی جماعت خرچ نہیں کر سکتی تو ملکی مرکز کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مہمان نوازی کرے۔ بہرحال فنکشن تو بہت اچھا تھا، کافی لوگ تھے۔ جو ہال میں بیٹھنے کی جگہ انہوں نے لی ہوئی تھی وہ بھی اچھی تھی۔ اس کی تفصیل تو بعد میں بیان کروں گا لیکن بہرحال جو کمی تھی اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے

کیونکہ نہیں تو پھر ہمیں عادت پڑ جائے گی۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ جو مہمان خاص طور پر ان دنوں میں آتا ہے جب مَیں یہاں آؤں تو مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ان کی احسن رنگ میں مہمان نوازی آپ کا فرض ہے اور یہ مستقل مہمان نوازی کرنے کی جو ضیافت کی ٹیم ہے ان کا فرض ہے اور جس جس شہر میں جایا جائے وہاں کے مقامی لوگوں کا فرض ہے۔ اور کسی قسم کے ایسے اظہار کے بغیر مہمان نوازی کرنی چاہئے کہ مہمان بوجھ بن رہے ہیں۔ جس سے کسی بھی قسم کی جذباتی تکلیف کسی کو پہنچنے کا احتمال ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو صدقہ دے کر احسان جتانے والے کو بھی بڑا ناپسند فرمایا ہے کہ اچھی بات کہنا اس سے بہتر ہے کہ کسی کی مدد کر کے پھر احسان جتاؤ یا ایسے الفاظ کہو جس سے اس کو تکلیف پہنچے اور مہمان نوازی تو مہمانوں کا حق ہے۔ اس کی مہمان نوازی کر کے پھر باتیں بنانا یہ انتہائی گھٹیا فعل ہے۔ بعض ایسے لوگ جو ایسی حرکتیں کرتے ہیں، یہاں تک کر جاتے ہیں کہ میرے ساتھ جو لوگ آئے ہوئے ہیں ان سے بھی ایسی باتیں کرتے ہیں جو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہوں۔ فی الحال میں اشارۃً سمجھا رہا ہوں۔ ضرورت پڑی تو یہ بھی کبھی کھول کر بیان کر دوں گا لیکن اللہ کرے ضرورت نہ پڑے اور جو جو ذمہ دار ہیں ان کو پہلے ہی ہوش آ جائے۔ لیکن بہرحال مجھے امید ہے کہ جو لوگ بھی متعلقہ اشخاص ہیں وہ اپنی غلطی کو سمجھتے ہوئے استغفار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اپنے فرائض اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے ہوں۔

جلسہ کے حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھیں کہ آپ میں سے ہر ایک کو اپنے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ڈیوٹی والے کارکنان ہیں ان سے ہر شامل ہونے والا مکمل تعاون کرے۔ سکیورٹی کے مسائل اب ہر جگہ ہیں اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شامل ہونے والوں کو ان برکات کو سمیٹنے والا بنائے جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد ہم پورا کرنے والے ہوں اور آپ کو اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ہم اپنی زندگیوں کا حصہ انہیں بنانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

(بقیہ از صفحہ 1 خلاصہ خطبہ جمعہ)

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی تھیں۔ ساری فیملی بڑی شریف النفس، بڑی مخلص اور جماعتی غیرت رکھنے والی تھی۔ چندہ جات اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، ہر طرح سے جماعت کے ساتھ تعاون اور اطاعت میں پیش پیش تھے۔ شہید مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے تو یہی ہیں محمد بوٹا صاحب جن کی دو بچیاں شہید ہوئیں۔ بچیوں کے پسماندگان میں والد، والدہ، ایک بھائی عطاء الواسع بعمر 5 سال اور ایک بہن سدرۃ النور عمر 3 سال ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سانحہ میں زخمی ہونے والوں میں محمد بوٹا صاحب کے بھائی مکرم فضل احمد صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ حمیرا فضل صاحبہ مع بچگان عطیۃ البصیر واقفہ نو عمر 3 سال، ثمر منیر عمر 1 سال اور طلحہ انصر عمر ایک ماہ کے علاوہ محمد بوٹا صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ مبشرہ جری صاحبہ جو 7 ماہ کی حاملہ تھیں اور اس وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ علاوہ ازیں مکرم منیب احمد صاحب عمر 33 سال، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم محمد بوٹا صاحب کی اہلیہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اور دو بچے عزیزم عطاء الواسع اور سدرۃ النور بھی اس سانحہ میں زخمی ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سانحہ میں مشتعل افراد نے 6۔احمدی گھرانوں مکرم محمد احسن صاحب، محمد اشرف صاحب، محمد بوٹا صاحب، محمد سلیم صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب اور مکرم فیروز دین صاحب کے گھروں کو سامان سمیت جلا دیا جبکہ 2 گھروں مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب اور مکرم مظفر احمد صاحب کے گھروں کی توڑ پھوڑ کی اور سامان نکال کر جلا دیا۔ اس کے علاوہ 5۔احمدی احباب کی دکانوں کو بھی مکمل طور پر لوٹنے کے بعد آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح حلقہ کے نماز سینٹر کو بھی نشانہ بنایا گیا، قرآن کریم کے نسخوں، جماعتی کتب اور دیگر سامان کو جلانے کے بعد نماز سینٹر کو بھی آگ لگا دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے درجات بلند کرے، ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ خاص طور پر ان ماں باپ اور بہن بھائی کو جن کی معصوم بچیوں اور بہنوں کو ان سے جدا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو بھی جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے اور ان کے مالی نقصان کو اپنے فضل سے پورا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر عطا فرمائے۔ آمین۔ حضور انور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اس سانحہ کے مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

☆☆......☆......☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نتیجہ ایف ایس سی 2014ء

❁ آغا خان یونیورسٹی ایگزامینشن بورڈ نے ماہ مئی 2014ء میں ہونے والے ایف ایس سی کے امتحانات کے نتائج کا اعلاج کر دیا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ نصرت جہاں کالج بوائز کا امسال نتیجہ 98% رہا۔

بفضل اللہ تعالیٰ پری انجینئرنگ گروپ سیکنڈ ائیر میں صمیم احمد الرحمٰن ابن مکرم نسیم احمد صاحب نے 83.3%، پری میڈیکل سیکنڈ ائیر میں حافظ کاشف محمود صاحب ابن مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے 68.8%، جنرل سائنس سیکنڈ ائیر میں راجہ سفیر احمد صاحب ابن مکرم راجہ رفیق احمد صاحب نے 65%، پری انجینئرنگ فرسٹ ائیر میں سید دانیال احمد ابن مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب نے 88.6%، پری میڈیکل فرسٹ ائیر میں سید تحمید احمد ابن مکرم سید جلید احمد صاحب نے 86.6% اور جنرل سائنس فرسٹ ائیر میں نصر اقبال ابن مکرم اقبال عابد صاحب نے 74.6% نمبر حاصل کر کے اس ادارہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے ان طلباء کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کیلئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے اور انہیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

ولادت

❁ مکرم پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب نائب زعیم ایثار مجلس انصار اللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ سارا نوید صاحبہ اہلیہ مکرم نوید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نیو کیسل برطانیہ کو اللہ تعالیٰ نے خاص فضل سے مورخہ 26 جولائی 2014ء کو بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام یسرا نوید عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب سابق امیر ضلع فیصل آباد کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے، خدمت دین کی سعادت اور خیر وعافیت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور و بیلدار

❁ نظارت زراعت کو اپنے زرعی فارم واقع ربوہ کے لئے ایک ٹریکٹر ڈرائیور اور ایک بیلدار کی ضرورت ہے۔ ٹریکٹر ڈرائیور ہل، کراہ، ڈیسک ہیرو اور ٹرالی وغیرہ چلانا بخوبی جانتا ہو۔ نیز زراعت سے متعلق دیگر امور مثلاً پانی لگانا، بیج چھٹا کرنا، گوڈی کرنا اور جانوروں کی دیکھ بھال وغیرہ کا بھی علم رکھتا ہو نیز رہائش فارم پر رکھ سکتا ہو۔

بیلدار زراعت سے متعلق امور مثلاً پانی لگانا، بیج چھٹا کرنا، گوڈی کرنا، کھالے بنے بنانا، جانوروں کی دیکھ بھال وغیرہ کا علم رکھتا ہو، محنت سے کام کرنے والا ہو اور رہائش فارم پر رکھ سکتا ہو۔ خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کے خواہشمند احباب ناظر صاحب زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام درخواست لکھ کر صدر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جلد جمع کروا دیں۔ رہائش اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔

فون نمبر: 0476213635

موبائل نمبر: 03336716765 عطاء الباسط

(نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم محمد علیم صاحب ڈرائیور دفتر الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خالو مکرم ذوالفقار احمد بھٹی صاحب دل پھیپھڑے اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں اور اس وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

ضرورت ویٹرز

❁ فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ ربوہ کیلئے دو عدد ویٹرز کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ اور دیگر سہولیات دی جائیں گی۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔

فاران ریسٹورنٹ: 0476213653

اسد احمد صاحب: 03346215901

محمد امجد صاحب: 0332-6236438

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆......☆......☆☆

مشہور شہر

سکندریہ ۔ مصر کا شہر

یہ مصر کا دوسرا بڑا شہر اور بحیرہ روم پر ملک کی اہم بندرگاہ ہے۔ آبادی چالیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس شہر نے بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ اسے سکندر اعظم نے 332 ق م میں آباد کیا تھا بطلیموس کا دارالحکومت (30-304 ق م) رہا۔ ان دنوں اس شہر نے اس قدر ترقی کی کہ یہ جلد ہی قرطاجنہ سے بھی بڑھ کر مغرب کا وسیع ترین شہر بن گیا یونانی اور یہودی ثقافت کا بڑا مرکز رہا۔ 30 ق م میں سلطنت روما میں شامل ہوا۔ شہر کا رقبہ تقریباً 150 مربع میل ہے۔

616ء میں اہل فارس نے اسے فتح کر کے اسے مزید ترقی دی بالآخر 626ء میں یہ شہر عربوں کے قبضے میں چلا گیا۔ اس وقت شہر کی آبادی چھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ اس قدر کم آبادی ہونے کے باوجود بھی یہ دنیا کے دوسرے شہروں کی نسبت جو اس کی آبادی کے برابر تھے کم ترقی یافتہ تھے۔ نپولین نے جب مصر کو فتح کرنے کی مہم چلائی تو اس شہر کی شہرت میں بڑی کمی واقع ہوگئی اور یہ اپنی عظمت رفتہ کو کھو بیٹھا۔ تاہم محمد علی پاشا نے سلطنت عثمانیہ کے وائسرائے کی حیثیت سے مصر کا اقتدار سنبھالا تو اس نے اس شہر کی ازسرنو تعمیر کروائی اور اس کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے۔

بحیرہ روم پر ایک اہم بندرگاہ کے طور پر بھی اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور تجارت کی غرض سے لوگ یہاں آنے لگے۔ یہ شہر مواصلات کا بھی اہم مرکز ہے۔ یہاں کا ریلوے سٹیشن اس اعتبار سے بڑا اہم ہے کہ ریل کے ذریعے بھی سکندریہ کو پورے ملک سے ملا دیا گیا ہے۔

شہر کی آب وہوا بحیرہ روم کے خطوں سے ملتی جلتی ہے۔ دسمبر تا مارچ سخت سردی پڑتی ہے۔ وقفے وقفے کے ساتھ بارش بھی ہوتی ہے اور اولے بھی پڑتے ہیں۔

صنعتی اعتبار سے بھی یہ ایک ترقی یافتہ شہر ہے جس کی بدولت شہریوں کو روزگار کے بہتر مواقع میسر ہیں۔ یہاں تیل صاف کرنے، چاول چھڑنے، اور کاغذ بنانے کے کارخانے ہیں۔ دیگر مصنوعات بھی تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے جنوب مغرب میں چمڑے کے کارخانے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ شہر چمڑے کی مصنوعات تیار کرنے میں پیش پیش ہے۔

تعلیمی اعتبار سے بھی یہ شہر بڑا ترقی یافتہ ہے۔ یہاں ہر قسم کے تعلیمی ادارے ہیں سکندریہ یونیورسٹی کا قیام 1942ء میں عمل میں آیا۔ لوگوں کی اکثریت خواندہ ہے اور اسی بناء پر یہ شہر شاہی لائبریریوں کے لیے مشہور ہے۔ ناصر کالج (سابق وکٹوریہ کالج) یہاں کا مشہور کالج ہے۔

قابل دید مقامات میں میدان التحریر (یعنی آزادی چوک)، راس الطین، پومپیائی پلرز، یونانی رومن عجائب گھر، قیط بے کا قلعہ، ہائیڈروبیالوجیکل انسٹیٹیوٹ کی عمارت، عالمین کا قبرستان اور بندرگاہ شامل ہیں۔

اس کے علاوہ روشنی کا مینار ہے جس کا شمار دنیا کے مشہور عجائبات میں ہوتا ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

درخواست دعا

۞ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم سجاد احمد خالد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی زاد مکرمہ عطیہ انجم صاحبہ زوجہ مکرم انجم احمد صاحب کامرہ، پتہ میں پتھری کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔اگست

طلوع فجر	3:54
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:05

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5۔اگست 2014ء

6:30 am	حضور انور کا دورہ بھارت
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔اکتوبر 2008ء
11:55 am	گلشن وقف نو
2:05 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء (سندھی ترجمہ)
11:00 pm	گلشن وقف نو

مکان برائے فروخت
10 مرلہ پر مشتمل ڈبل سٹوری مکان 6 بیڈ، 6 باتھ، ڈبل کچن واقع ناصر آباد شرقی ربوہ (بالمقابل گراؤنڈ) نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 0337-7453590
پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت

کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

SkyNetWorld WideExpress
دنیا میں کہیں بھی آپ کے اہم دستاویزات و پارسل بھجوانے کے لئے بہترین سروس کی سہولت
نیز بڑے پارسلز پر حیرت انگیز کمی
سکائی نٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
047-6215744 موبائل 0334-6365127

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب: داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا: محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

FR-10

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈن پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215552

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی تقریباً 10 مرلہ برائے فروخت ہے۔
ڈیلرز حضرات سے معذرت
رابطہ: 04235164500,03054343083

Education Concern
Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.
IELTS
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)
EC Education Concern
Education Concern®
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

LIQUI MOLY Made in Germany
جرمن پروڈکٹس ٹریڈرز
موٹر آئلز ایڈیٹوز اور کار کیئر
Authorised Distributor
افضل طاہر
PH:042-37420652
Cell:0300-4134599
E-mail:afzaltahir99@yahoo.com
www.liquimolylahore.com
9/224,Ferozepur Road, Muslim Town Morr,Lahore

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com